بی۔ ایم۔ ایس ---- اسلامیات :-

## س ۱:- اسلاموفوبیا اور اس کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں۔

**تعارف:-** اسلاموفوبیا (اسلام کا خوف) لفظ اسلام اور یونانی لفظ "فوبیا" (خوف زدہ ہونا) کا مجموعہ ہے۔
اس سے اسلامی تہذیب، اقدار اسلام کے سیاسی اور معاشی نظام سے ڈرنا اور خوفزدہ ہونا مراد لیا جاتا ہے۔
کسی بھی چیز یا عمل سے خوف کھانا "فوبیا" کہلاتا ہے۔
جب فوبیا ایک ایسی بیماری ہے۔ جو کسی کی طرف سے خوف یا نفرت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔
جب فوبیا کو اسلام کے ساتھ جوڑا جائے۔ تو اسکا معنی و مفہوم "اسلام سے خوف، ڈر یا نفرت" کے ہوتے ہیں۔
مطلب اسلام کی حقیقی تصویر کو بگاڑنا، مسلمانوں کو بدنام کرنا، انھیں برے روپ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا، مسلمانوں کے لباس پر تنقید کرنا، اور ان کو بنیادی حقوق سے محروم رکھنا وغیرہ اسلاموفوبیا میں آتا ہے۔

**اسلاموفوبیا کی تعریف:-**

اسلاموفوبیا کی جامع انداز میں تعریف کچھ اسطرح سے کی جاسکتی ہے۔

**"اسلاموفوبیا سے مراد، اسلام، مسلمان اسلامی تہذیب و ثقافت سے نفرت اور خوف کا اظہار رد عمل ہے"**

اسلاموفوبیا ایک ایسا نظریہ ہے جس کے مطابق دنیا کے تمام یا اکثر مسلمان جنونی ہوتے ہیں جو کہ غیر مسلموں کے بارے میں الگ نقطہ نظر رکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

**مطابق** اسلامی تنظیم (OIC) اور تعاون کی

" اسلام کے خلاف غیر منطقی، جارحانہ اور سخت ناپسندیدگی کے اظہار کا نام "اسلاموفوبیا" ہے "

اسلاموفوبیا مسلمانوں کو سماجی، نفسیاتی اور تہذیبی طور پر ہراساں کرتا ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک مسلمانوں کو کم تر جبکہ خود کو اعلیٰ وارفع سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کو اسلام کے حقائق اور ہر اس مقاصد سے آگاہ کیا جائے۔

## اسلاموفوبیا اور مغربی ذہن:-

"برطانوی رائٹر " رونمیڈ ٹرسٹ " اسلاموفوبیا کے بارے میں لکھتا ہے کہ

اسلام ایک ایسا دین ہے جسکے اور باقی ثقافتوں کے درمیان مشترک اقدار اور مقاصد نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ ان میں اثر ڈال دیتا ہے"

اسکے خیال میں اسلام ایک شدت پسند دین ہے اور خواتین کے حوالے سے اس کے قوانین نہایت سخت ہیں۔

جبکہ عورت کو عزت ہی اسلام کے آنے کے بعد دی گئی ہے۔ بطور ماں، بیٹی، بہن بیوی عورت کو حقوق اسلام نے دیئے ہیں۔ اس سے پہلے عورت کو جانوروں کے ساتھ منڈیوں میں فروخت کیا جاتا تھا۔ عورت کو حقوق اور عزت اسلام کے آنے سے ملی۔ ضروری یہ ہے کہ مغربی ذہنوں سے اسلام کی ایسی تصویر کو دھو دیا جائے۔

Scanned with CamScanner

## اسلاموفوبیا کا تاریخی پس منظر:-

اسلام کے خلاف بغض، نفرت
اور خوف بہت پہلے ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ جب اللہ کے رسول
نے لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو دشمنان اسلام
نے اسلام کے خلاف زبردست محاذ سنبھالا۔ وہ ہر اس جگہ پہنچ
جاتے، جہاں اللہ کے رسول ﷺ پیغام پہنچاتے تھے۔ یہ لوگ
نبی کریم ﷺ کو نعوذ باللہ کاہن اور شاعر کہتے تھے۔ جب انھوں
نے آپ ﷺ پر شاعر ہونے کا الزام لگایا تو قرآن نے کہا کہ

"وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ"

اور ہم نے انکو (یعنی نبی کریم ﷺ) کو شعر کہنا نہیں
سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے شایان شان ہے۔

اسلام کا قافلہ جوں جوں آگے بڑھتا گیا، دشمنان اسلام
کا خوف اور مسلمانوں کے خلاف ان کا بغض و عناد
بڑھتا چلا گیا۔ 1098ء کے بعد عیسائیوں اور یہودیوں
نے صلیبی جنگوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوف،
نفرت، منفی نفسیات کی بھرپور مہم چلائی۔ اسلامی تاریخ میں
صلیبی جنگوں کا عہد تاریک تھا۔ مشہور مصنفہ
**کیرن آرم سٹرانگ** نے اعتراف کیا کہ " اسلاموفوبیا"
کی تاریخ صلیبی جنگوں سے بھی ملتی ہے۔ 1453ء میں
سلطان محمد فاتح نے جب قسطنطنیہ فتح کیا تو عیسائی پوری
دنیا میں طوفان برپا ہو گیا۔ صلیبی جنگوں کے اختتام پر
بادشاہ "گوڈ فری" نے مسلمانوں سے رہائی حاصل کرنے کے
بعد اہل مغرب کو نصیحت کی تھی کہ

"اگر تم مسلمانوں پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان پر
فوج کشی کرنے کے بجائے ان کے عقیدہ پر ضرب لگاؤ تاکہ مسلمانوں
کی آئندہ نسلیں پکے ہوئے پھل کی طرح تمہاری جھولی میں گر جائیں۔"

## اسلاموفوبیا اور ذاتِ رسالت مآبؐ:-

نبی کریمؐ پر جو حملے جنگجو ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ وہ اس تاریخی حقیقت کو نظرانداز کر دیتے ہیں کہ آپؐ نے 53 برس کی عمر تک تلوار تو دور کبھی ہتھیار بھی ہاتھ میں نہیں لیا تھا۔ رسولؐ کی پوری زندگی دنیا کے سامنے ہے۔ جس سے ایک بھی ایسی مثال نہیں دی جاسکتی کہ کسی شخص کو ایمان لانے پر مجبور کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے قریبی رشتہ داروں کی موت کفر کی حالت میں ہوئی۔

موجودہ عالم اسلام کے نقشہ پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں کبھی مسلمانوں نے لشکر کشی نہیں کی۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مالدیپ اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں عرب تاجر اور علماء کرام کے ذریعے اسلام کی روشنی پہنچی۔ آج امریکہ اور یورپ میں اسلام قبول کرنے کی جو لہر چل رہی ہے۔ اسکی وجہ کونسی طاقت یا جبر ہے؟ اسلام کی سادگی، اصول پسندی اور فکری قوت کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ وہاں اس دین کے تئیں لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ حالیہ تاریخ میں مغرب اور یورپ میں اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کی تضحیک کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اللہ کی طرف سے واضح فرما دیا گیا ہے کہ

"ورفعنا لک ذکرک"

اور ہم نے آپؐ کا ذکر آپؐ کے لیے بلند کر دیا۔

## اسلاموفوبیا اور مغربی میڈیا:-

میڈیا "اسلاموفوبیا" کی جڑ مضبوط کرنے اور پھیلانے میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر انتہائی منفی کردار ادا کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو گمراہ، جاہل، انتہا پسند اور جنونی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مغرب کے بہت سے رسائل

Scanned with CamScanner

میں آئے روز اسلام اور اس کے ماننے والوں کے خلاف زہر افشانی کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے قومی اخبارات ہر ماہ اوسطاً پانچ سو سے زیادہ تحریریں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق شائع کرتے ہیں۔ ان میں ۹۱ فیصد مضامین میں مسلمانوں کی منفی تصاویر پیش کی جاتی ہے۔ مغربی میڈیا کی یہ سب زہر افشانیاں، جنھیں وہ "آزادیٔ رائے" کہتے ہیں۔ صرف اور صرف اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں تک ہی محدود ہے۔

## اسلاموفوبیا اور مغربی حکمران:-

مغرب اور یورپ میں میڈیا، ادبا اور دانشوروں کے ساتھ ساتھ حکمران طبقہ بھی "اسلاموفوبیا" کو فروغ دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ یورپ میں فرانس وہ ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مسلمان (60 لاکھ) آباد ہیں۔ مارین لوپن [پ: 1968ء] وہاں مسلم مخالف قدامت پسند جماعت "فرنٹ نیشنل" [تاسیس: 1972ء] کی سربراہ نے 2010ء میں بیان دیا کہ

"جب مسلمان، گلیوں سڑکوں پر عبادت کرتے ہیں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ نازی جرمن دوبارہ فرانس پر قبضہ کریں گے"

## اسلاموفوبیا اور نسلی تعصب:-

بعض ماہرین کے مطابق "اسلاموفوبیا مسلمانوں اور عربوں کے خلاف نسلی تعصب کا نام ہے۔ مذہبی تعصب زیادہ تر ڈنمارک، جرمنی، ہنگری، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، یونان اور اٹلی میں پایا جاتا ہے۔ مغربی اور یورپی دنیا میں مسلمانوں کے لیے "Others" یعنی کہ دوسروں کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

## اسلاموفوبیا کے اثرات:۔

اسلاموفوبیا کے بہت سے اثرات ہیں جو کہ مسلمانوں کے خلاف مغربی ممالک میں جاری و ساری ہیں۔

(i) مسلمانوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ii) دنیا بھر میں نسل پرستی، مذہبی تعصب اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کو پیدا کیا جا رہا ہے۔

(iii) نائن الیون کے بعد مذہبی تعصب کی بنیاد پر یورپ سمیت دنیا کے کئی ممالک میں مسلمانوں پر حملوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

## قرآن کی روشنی میں اسلاموفوبیا مسائل کا حل:۔

اسلاموفوبیا کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

## فریضہ دعوت کی ادائیگی:۔

دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام بھیجے گئے۔ ان سب کو دعوت الی اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ آخری نبی حضرت محمدؐ کو بھی یہ حکم ملا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا ۝ و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا ۝" (الاحزاب)

اے نبیؐ! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔

اس کے علاوہ ایک اور جگہ پر فرمایا گیا کہ

Scanned with CamScanner

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون
بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون
باللہ ۰ (آل عمران : ۱۱۰)

اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ امت مسلمہ "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کی بنیاد پر بہترین امت ہے۔

## دیگر حل :-

قرآن اور اسلامی روشنی سے علاوہ دیگر حل بھی ہیں۔ جن سے اسلاموفوبیا کو درپیش مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔

## اسلام کا مثبت تعارف :-

اسلاموفوبیا" کے چیلنج کے مقابلے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کو متعارف کروایا جائے۔ کیونکہ مغرب میں یہ بات آرہی ہے کہ جو لوگ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسکا مطالعہ شروع کر دیتے ہیں۔ وہ بہت جلد اسے قبول کر لیتے ہیں اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں کہ مغرب کا آزاد خیال شخص آزادی چھوڑ کر ایک پابندی کو قبول کر رہا ہے۔ بحیثیت مجموعی اسلام کی دعوت یا اس کا مثبت تعارف ہی وہ وسیلہ ہے۔ جو اسلاموفوبیا کی مہم کا کارگر توڑ کر سکتا ہے۔

## میڈیا کا مفید استعمال :-

اسلام کی حقیقی تصویر کو بگاڑنے میں مغربی میڈیا منفی کردار ادا کر رہا ہے۔ اسلام سے نا آشنا

غلط رپورٹنگ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اہم مسئلہ کو میڈیا کے لیے حساس اور سنجیدہ ہونا چاہیے۔ مسلم قانونوں کو میڈیا پر اس حوالے سے زیادہ وسائل لگانے چاہئیں تاکہ اسلام کی صحیح تصویر سے اقوام عالم کو آگاہ کیا جا سکے۔

## نئے بیانیے کی ضرورت:-

مسلمانوں کو بھی جواب دینے کے لیے روایتی طریقے سے ہٹ کر ایک نئے بیانیے کے ساتھ سامنے آنا چاہیے۔ ان الزامات، اعتراضات اور توہین رسالت کے جواب کے لیے محض احتجاج کرنا کوئی حل نہیں ہے۔ بلکہ علمی اور فکری میدان میں احسن طریقے سے جواب دینے کی ضرورت درپیش ہے۔ اسلاموفوبیا کے خلاف متحدہ محاذ تشکیل دیا جائے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر اسلاموفوبیا کے حوالے سے موثر قانون سازی کی ضرورت ہے۔

## مسلمانوں کے خلاف نسلی تعصب کی نفی:-

مسلمان جہاں پر اقلیت میں ہیں انہیں خاص طور پر منفی انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان کے خلاف نسلی تعصب کو ہوا دی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو سفید فام پر بوجھ قرار دے کر نسلی تعصب کو ابھارا جا رہا ہے۔ توہین آمیز خاکے بنائے جا رہے ہیں۔ اس رجحان کی نفی کرنا بھی بہترین اقدام میں سے ایک ہے۔

## اسلامی تعلیمات کا فروغ:-

اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ خصوصاً تصور عدل، اور خاندان کے تصور کو فروغ دیا جائے۔ اسلام کا دوسرا نام ہی امن و امان ہے۔ اور یہ عدل و انصاف قائم کرنے کے ساتھ ساتھ قیام امن کی بھی بے حد تاکید کرتا ہے۔

## خلاصہ بحث:-

دوسری بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ مغربی دنیا آج بھی اسلام اور پیغمبر اسلام اور ان کی تعلیمات سے نہ صرف غلط فہمیوں کی شکار ہے بلکہ اس سے لاعلم بھی ہے۔ ایک سروے کے مطابق مغرب میں 60% لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم اسلام سے متعلق واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔ جبکہ 17% لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم اسلام کو جانتے ہی نہیں ہیں۔

اسلاموفوبیا کی صورت میں اسلام کو درپیش مسائل کو نہ صرف حل کرنے بلکہ اسلام کو دنیائے انسانیت تک پہنچانے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اسلام کا بنیادی مقصد دنیا میں امن و امان قائم کرنا ہے۔ اسلام کی خوبیاں جوں جوں اجاگر ہو رہی ہیں توں توں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک کو سوچنا چاہیے کہ وہ اسلام سے خوفزدہ ہونے کی بجائے اسلامی تعلیمات کے روشن پہلوؤں کو اپنے معاشرتی سیاسی اور تعلیمی نظام میں جگہ دیں۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے۔